السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص حج کےلیے گیا تو اس نےاپنے فوت شدہ والد بکر اور اپنی فوت شدہ زوجہ کلثوم کی طرف سے مکہ مکرمہ کے باشندہ معلم کو کچھ روپیہ دیا کہ ان کی طرف سے حج کرے کہ بکر اور کلثوم کی طرف سے حج ہوا ہے یا نہیں؟ (اے۔ ای پٹیل ملک افریقہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید پارہ ۴ رکوع اول میں ارشاد ہے: وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر حج فرض ہے جو بیت اللہ کی طرف راستہ کی طاقت رکھتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ غریب اور نادار شخص پر حج فرض نہیں چونکہ والد بکر اور اس کی بیوی کلثوم اپنی زندگی میں غریب تھے اور سفر خرچ میسر نہ ہوا تھا، اس لیے ان پر حج فرض نہیں ہوا، اور اس کے مالدار ہونے سے بھی باپ یا بیوی پر حج فرض نہیں ہوگا۔ چاہے ان کی زندگی میں ہو، چاہے بعد میں کیونکہ ہر انسان اپنے نفس کا مکلف اور ذمہ دار ہے، دوسرے کا نہیں۔ ہاں اگر اپنی خوشی سے کرنا یا کرانا چاہے تو جائز ہے، ان کو ثواب مل جائے گا، ورنہ جب ان پر فرض نہیں ہوا تو اس کو ان کی طرف حج کرنا یا کرانا کیسے ضروری ہوگا، دوسرے کی طرف سے حج وہ کر سکتا ہے، جس نے پہلے اپنی طرف سے فریضہ حج ادا کر لیا ہو چنانچہ مشکوٰۃ کتاب المناسک میں حدیث ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک آدمی کہتا ہے، میں شبرمہ کی طرف سے تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں، فرمایا شبرمہ کون ہے، کہا میرا بھائی ہے، یا میرا قربی۔ فرمایا کیا تو نے اپنی طرف سے حج کر لیا۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر لیا، اس نے کہا نہیں فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے کر۔

نیز جس شخص سے حج بدل کرایا جائے، اگر وہ اس حج کرنے یعنی اپنی محنت وغیرہ کا عوض لیتا ہے، تو پھر حج ادا نہیں ہوگا۔ کیونکہ عبادت کا عوض جائز نہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ باب الاذان میں حدیث ہے کہ عثمان بن ابی العاص نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے میری قوم کا امام مقرر کریں، فرمایا: (انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ موذنا لا یاخذ علی اذانه اجرا) (رواہ ابوداود والنسائی) کہ تو ان کا امام ہے، اور ان کے ضعیف کی رعایت رکھ اور موذن ایسا مقرر کر جو اذان دینے پر اجرت نہ لے، اذان ایک عبادت ہے، جب اذان پر اجرت منع ہو گئی تو حج پر بطریق اولیٰ منع ہو گئی۔

نوٹ:

حج کے لیے معلمین کو روپیہ دینے میں احتیاط چاہیے کیونکہ اکثر یہ لوگ روپیہ لے کر حج نہیں کرتے۔ اگر کرتے بھی ہیں تو تسلی بخش نہیں۔ (عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ، ۲۷ رمضان ۱۳۵۳ ہجری، ۴ جنوری ۱۹۳۵ ئ، فتاویٰ الحدیث روپڑی، جلد ۲ ص ۵۹۰)

توضیح:

ایسے شخص پر اس سال حج فرض ہی نہیں کیونکہ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (اٰل عمران: ۹۷) ''جو لوگ کعبہ تک پہنچ سکیں اللہ کے حکم سے عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا ان پر فرض ہے۔'' واتموا الحج والعمرة للہ فان احصرتم فما استیسر من الهدی ''اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو پھر اگر گھر جاؤ اور کعبہ تک نہ پہنچ سکو تو جو قربانی میسر ہو ذبح کرو۔'' ان دو آیات سے ثابت ہوا کہ فرضیت حج کے لیے عدم احصار شرط ہے اگر راستہ میں احصار ہو جائے تو مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا نہ ہوا تو جھوٹ بول کر حج کو جانے میں کیا فائدہ نہ خدا راضی اور نہ خدا کا رسول راضی اور دنیا میں متہم بالکذب ہو کر بے وقار ہوا۔ فقط الراقم علی محمد سعیدی عفی عنہ جامعہ سعیدیہ خانیوال ۸ محرم ۱۳۹۸ ہجری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 08 ص 63

محدث فتویٰ